

# ماہنامہ محدث کا قانون و شریعت کنونشن

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ

لاہور

## محدث

ماہنامہ

عدد ۳، ۲۰۱۳

ربیع الاول والاخر ۱۳۹۹ھ

جلد ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فکر و نظر

### اسلام کا دستور صرف کتاب و سنت سے فقہی اور وضع نہیں

ہمارے بزرگ دوست ابو محمد سید بدیع الدین شاہ صاحب کتاب و سنت سے گہری عقیدت اور آراظہ سوتج کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت کے حامل ہیں۔ سعودی عرب کے طویل سفروں اور وہاں کے قیام نے شاہ صاحب موصوف کے توحیدی فکر کو مزید جلا بخشی ہے۔ الحمد للہ، کچھ عرصہ سے وہ سیاسی امور میں بھی خوب دلچسپی لے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں چند ایک پریس کانفرنسوں سے بھی خطاب کر چکے ہیں جن کا موضوع آئین شریعت اسلامی سزائیں اور اسلامی نظام کے دیگر پہلو ہیں۔ زیر نظر پریس کانفرنس منعقدہ ۵ مارچ ۲۰۱۳ء بھی اس کی ایک کڑی ہے جس پر تعلیقات ہماری طرف سے ہیں۔

چونکہ عرصہ سے علاقے دین مغرب کے سیاسی تسلط کی بنا پر مساجد و مدارس میں قلعہ بند ہونے پر مجبور تھے۔ اس لئے قانون و سیاست کے میدانوں میں ان کے افکار نے اجنبیت اختیار کر لی ہے جبکہ علمائے دین کی سوتج بھی اس جانب خاطر خواہ پیش رفت نہ کر سکی۔ نتیجتاً معاشرہ کیلئے مسجد کی مرکزیت ختم ہو گئی اور مغربی نظام کا کابوس ذہنوں پر چھا گیا۔ حالت یہ ہے کہ ایک طرف مغربی اصطلاحات نے اپنا جلال رکھا ہے تو دوسری طرف اسلامی جزئیات کی افادیت کا جائزہ

حافظ عبدالرحمن مدنی نے مکتبہ جدید پریس، ۲۰۱۳- شارع فاطمہ جناح۔ لاہور سے بلا تمام  
چوہدری رشید احمد چھپوا کر گاڑڈن ٹاؤن۔ لاہور سے شائع کیا۔ دفتر رابطہ۔ ۹۹۔ جے بلاک  
ماڈل ٹاؤن۔ لاہور فون نمبر ۸۵۲۸۹۷۔ زرسالہ ۱۵ روپے فی پرچہ۔ ۲/۱ روپے

سامراجی نظاموں میں فٹ کر کے لیا جا رہا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ایسے حالات میں کبھی کبھی اسلام کی آزادانہ سوج کی لکیریں بھی نظر آ جاتی ہیں۔ اگرچہ ایسے مختصر بیانات غیر اسلامی ماحول میں خاصی وضاحتوں کے محتاج ہوتے ہیں، تاہم قابلِ قدر ہیں۔ اللہ کرے یہ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوں۔ آمین۔

شاہ صاحب محترم سے امید ہے کہ وہ اس میدان میں اسلامی اور سامراجی افکار کا تقابلی مطالعہ کر کے اس خلا کو پر کریں گے۔ آپ کی حافظ ابن حزمؒ سے خصوصی نسبت کا بھی یہ تقاضا ہے کیونکہ حافظ موصوف نے دین و دولت کے دونوں میدانوں میں قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں

(مدیر)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه

اجمعين اصابعد

تعارف : جماعت اہل حدیث صحابہ کرام کے زمانہ سے چلی آ رہی ہے۔ یہ جماعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطاع، امام اور پیشوا مانتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے لائے ہوئے دستور قرآن و سنت کو ہی صرف حجت مانتی ہے۔ ائمہ دینؒ اور علمائے کرام کے اختلاف کے وقت ان ہی دو چیزوں یعنی قرآن و سنت کو صرف آخر جانتی ہے۔ حکومت وقت نے پاکستان میں اسلامی قوانین کا جو اعلان کیا ہے اس پر وہ حد باہر کی مستحق ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

حدود کا عملی نفاذ : ضرورت اس امر کی ہے کہ جن حدود کا اعلان کیا گیا ہے ان کو جلد عملی جملہ پہنچایا جائے۔ تاکہ ملک میں امن و سلامتی کا دور دورہ ہو۔ اس طرح نہ صرف حکومت مخالفین اسلام کے پھیلائے ہوئے شبہات کو دور کر سکے گی بلکہ ان قوانین پر جلد عمل درآمد سے دوسرے ممالک اسلامیہ کے لئے راہ ہموار ہوگی۔

حد زنا : کتب احادیث کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم غیر شادی شدہ زانی کے لئے سو ۱۰۰ دھتے مارنا اور اس کے ساتھ ہی ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جانا ثابت ہے اسی پر خلفاء راشدین ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اپنے دور خلافت میں عمل کرتے رہے۔ اس لئے حکومت وقت کی جانب سے جو سزا مقرر کی گئی ہے وہ ناقص ہے اور نظر ثانی کی مستحق ہے۔

۱۔ اصلاح شرع میں اسے ہی نفاذ حدو کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں نفاذ کے معنی میں عموماً وضع قانون کا تصور بھی داخل ہوتا ہے جو غیر شرعی تصور ہے۔ کیونکہ شرع میں حکم (وضع قانون) کا اختیار صرف احکام الحاکمین کو ہے قرآن میں ہے۔

ان الحکماء اللہنا۔ اسلام میں فقہ کا مفہوم بھی فہم شریعت ہے جو اجتہاد سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع قانون کا تصور لادینی ہے۔ شرعی اجتہاد میں یہ قطعاً داخل نہیں ہے۔

اسی طرح اعلان میں لواطت (رملوں سے بُرائی) کرنے کی سزا کا ذکر نہیں ہے حالانکہ یہ فعل بھی انتہائی بُرا اور غیر فطری ہے جس کی سزا سنت میں اس کو قتل کرنے کا حکم ہے لہذا اس کی سزا بھی ہونی چاہیے۔

**مستشرقہ** : مسروقہ مال کا نصاب حدیث کے مطابق ہونا چاہیے احادیث کے مطابق دینار کی چوتھائی یا تین (۳) درہم کی مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔ بعض احادیث میں ایک رسی کی چوری پر بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔ اور فقہ حنفیہ میں دس درہم تک بتلایا گیا ہے۔

**زکوٰۃ** : زکوٰۃ و عشر کے عملی نفاذ کی برکات سے عزت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دولت کی گردش بڑھے گی، حساب ثروت لوگوں اور غریب و نادار اشخاص میں باہمی ہمدردی، خلوص و محبت فروغ پائے گی، بخل و کج خو سی کے خاتمہ کے ساتھ کمائی میں برکت اور مال میں روحانی پاکیزگی پیدا ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

**ٹیکس** : زکوٰۃ و عشر کے عملی نفاذ کے ساتھ ساتھ موجودہ ٹیکسوں میں تخفیف بھی ضروری ہے تاکہ لوگ زکوٰۃ و عشر کو آسانی و فراخ دلی سے ادا کر سکیں۔

**سود** : سود کی لعنت کو ختم کرنے کا جو تہیہ حکومت نے کیا ہے لائق تحسین ہے مگر اس پر فوری طور پر پہل حکومت کی جانب سے اس طرح کوئی چاہیے کہ مقرضین پر واجب الادا سود فوری طور پر حکومت معاف کرنے کا اعلان کرے۔ یہ وہی طریقہ ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا تھا۔ آپ نے سود کی لعنت کے خاتمہ کے اعلان کے ساتھ سب سے پہلے اپنے چچا عتبہؓ کے تمام سود کو ختم اور معاف فرمایا اور اسی ترغیب و حکم کی اتباع میں یہ بعد کے صحابہ کرام نے اپنے اپنے سود چھوڑ دیئے یا معاف کر دیئے کا اعلان کیا۔ اس امر میں صدر مملکت اگر سنت کے مطابق اعلان فرمائیں تو با آسانی کا ایسا ہو سکے گا۔ تازہ مثال ہے کہ صدر مملکت نے زکوٰۃ فنڈ کا اعلان کیا ہے اور ساتھ ہی متحمل حضرات نے بڑی بڑی رقم جمع کروانا شروع کر دی ہیں۔ اسی طرح سود کے خاتمہ پر بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ شراب و منشیات، نثراب اور دیگر منشیات کو ممنوع قرار دیکر صدر مملکت نے ایک اہم فرض کو پورا کیا ہے۔ اسکے

لے دراصل کسی فقہی تعین سے مختلف احوال میں اسلامی شریعت کی لچک بخروج ہوتی ہے۔ اگر کتاب و سنت کی آئینی اور قانونی حیثیت اصلی صورت میں بحال رہے تو احادیث سے مختلف نصابوں کے ثبوت کی صورت میں مختلف احوال پر ان کا علمدہ اطلاق ہوگا۔ اسی طرح ائمہ فقہاء کا اختلاف بھی تبدیل شدہ حالات پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ نص کے خلاف نہ ہو۔ مغرب کے تصور تدوین قانون یا فقہی جمود و تقلید کو اپنانے سے الجھنیں بڑھ جائیں گی۔ لے بلکہ ٹیکسوں کا مسئلہ مس (Tax) کے جواز پر بھی اسلامی نظام معیشت میں اسکی حرجت اور وعید نہاں ہے بھی شدید تر ہے۔ نیز جب زکوٰۃ و عشر کو اسلامی نظام معیشت و کفالت میں رکھ کر دیکھا جائے تو ٹیکس کی ضرورت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ موجودہ ٹیکس کی بنیاد دین و دولت (مذہب و سیاست) کی تقسیم پر ہے۔ لہذا علمائے دین کو موعوبیت کی بجائے اصل اسلام کی تفسیلات کو سامنے رکھنا چاہیے۔

باوجود چند افراد جیلے بہانے پیش کرتے ہوئے کچھ وقت کے لئے نرمی برتنے کے نظریہ کی وکالت کو ہے جس میں حکومت کو ایسے افراد سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ ہیں حالانکہ اس اعلان سے منشیات کے عادی افراد کے خاندانوں کو افلاس سے نجات ملی ہے جس کے لئے حکومت وقت عوام کی دعاؤں کی مستحق ہے۔ علاوہ انہیں اسلام اس سلسلے میں کسی نرمی کی اجازت نہیں دیتا۔ غیر مسلموں کیلئے بھی شراب کی اجازت معقول نہیں کیونکہ عیسائیوں کی موجودہ بائبل اور آریہ سماج کی کتاب ستھیارتھ پرکاش میں بھی شراب کی مذمت مذکورہ رشوت : رشوت کے خلاف سزائوں کے اعلان کو زیادہ موثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ فوری طور پر جرتوں یا کم تخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہوں کو اس قدر بڑھایا جائے کہ وہ اپنے لواحقین کی جائز ضروریات کو آسانی سے پورا کر سکیں تاکہ مجبوری کی شکایت کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی رشوت کے مجرموں کو کم از کم دس سال کیلئے کسی بھی سرکاری ملازمت کے لئے نااہل قرار دیا جائے اور ایسے افراد کے تمام اثاثے ضبط کر کے بیت المال میں جمع کئے جائیں۔ دراصل رشوت ہی کے سبب عدل و انصاف کو ظلم و ستم میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ لہذا اس پر فوری توجہ اور مزید سخت سزائوں کو عمل میں لایا جانا چاہیئے۔

**اصلاح معاشرہ :** اصلاح معاشرہ کے ضمن میں حکومت وقت سے تعاون کیلئے علماء وقت پر فرض ہے کہ زبان و قلم سے موجودہ برائیوں کے خلاف جہاد کریں۔ فروعی اختلافات کو بھلا کر اللہ کا خوف، آخرت کا تصور اور برائیوں کے نتائج سے عوام کو آگاہ کریں۔ برائیوں کی اساس اور بنیاد اللہ کے ساتھ شرک ہے جب تک شرک کے دروازے بند نہیں کئے جاتے اصلاح معاشرہ کی امید رکھنا بے معنی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے حقیقی مفہوم کو اجاگر کرتے ہوئے آپ کے دستے پر عوام کو عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی جائے جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنی تمام تر قوت شرک کے خلاف استعمال کی اور توحید کے درس سے منق و فخر میں مبتلا درندہ لوگوں کی کباب پلٹی اور اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ ہر شے سے بے خوف ایک مثالی جماعت کا قیام عمل میں لائے اسی سلطان عبدالعزیز سعودی نے شرک کا خاتمہ کرتے ہوئے توحید کا جھنڈا بلند کیا جس کے سبب تمام برائیاں خود بخود ختم ہونا شروع ہو گئیں۔ امن و امان قائم ہوا اور شرعی حدود کے نفاذ کی راہ آسانی تر ہوتی چلی گئی۔ اگر ہم بھی یہی طریقہ اختیار کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرہ کی اصلاح جلد نہ ہو سکے۔ جماعت اہلحدیث سندھ صدر محترم سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ شرک کا سدباب اور توحید کی بالادستی قائم کی جائے۔

**پہرہ :** اسی طرح عورتوں کا بے پردگی اور بنا دستگاہ کے ساتھ بازاروں میں نکلنا اور درگاہوں و وزارتات پر جمع ہونا معاشرہ کی اصلاح میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ لہذا بے پردگی جو برائیوں اور فحاشی کا دروازہ ہے اس کا فوری تدارک کیا جائے۔ اصلاح معاشرہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تعلیم اسلام کی طرف پوری توجہ دی جائے۔

**تعلیم :** نصاب تعلیم میں ترمیم کر کے قرآن و حدیث کو اولین مقام دیا جائے۔ ساتھ ہی عربی زبان کو بھی لازمی قرار دیا جائے

تاکہ لوگ قرآن و سنت کو بخوبی سمجھ سکیں اور اپنی اصلاح آپ کرنے کے قابل ہو جائیں۔ سابقہ دور کے مضر اثرات اور غلط رجحان کو زائل کرنے کے لئے اعلیٰ افسران اور دیگر گورنمنٹ ملازمین کے لئے اسلامی تعلیمات پر مشتمل ایک مختصر نصاب تیار کیا جائے اور گورنمنٹ ملازمین کی ترقی کا دروازہ اس نصاب کے امتحان کی کامیابی منوط ہو۔ محکمہ اہل المعروف و نہی عن المنکر: اہل المعروف اور نہی عن المنکر کیلئے خاص حکمہ قائم کیا جائے جس کا مرکزی دسویں سطح پر پریز ڈویژن، صلح اور تحصیل وار نظام ہو۔ تبلیغ اور دعوت دین کے ادارے ان کے تحت ہوں۔

اتحاد کی اساس: حالیہ تحریک میں عوام کو نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جمع کیا گیا تھا اور یہی وہ نعرہ تھا اور ہے جس پر امت مسلمہ کا اتفاق ہو سکتا تھا اور ہے۔ اسی نعرہ یعنی متفق بنیاد قرآن اور سنت محمد کے عملی نفاذ کیلئے مسلمانان پاکستان نے قربانیاں دیں۔ لہذا موجودہ مسیحا سدانوں اور علماء وقت سے ہم پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس متفق علیہ دستور قرآن و سنت کے نفاذ میں اپنے فقہی اختلافات سے تاخیر یا تھقل پیدا نہ کریں یہ وقت فقہ کی بحث چلا کر نظام اسلام کے عملی نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کا ہرگز نہیں۔ اہل فقہ حضرات کو نہ تو قرآن پر اختلاف ہے اور نہ ہی سنت محمدیہ پر اور ہر ایک یکساں طور پر یقین رکھے گا تم قاضی ہے۔ ہر ایک جس پر متفق ہے وہ قرآن و سنت ہی ہے اسی کو قانونی حیثیت حاصل ہو سکتی ہے۔

انتخابات: انتخابات کے مطالبہ کو جمعیت اہلحدیث سندھ مکمل نظام اسلامی کے نفاذ اور عمل درآمد سے قبل صحیح نہیں سمجھتی بلکہ ضروری ہے کہ پہلے اسلام کو مکمل اور عملی طور پر نافذ کیا جائے اور جب معاشرہ اسلامی بن جائے اس کے بعد تمام مکاتب فکر کے علاوہ ایک کیسی تشکیل دیجئے اسلام کی روشنی میں انتخابات کو لائے جائیں۔ اس سے قبل انتخابات سے اچھے نتائج کی امید نہیں کی جا سکتی۔

اپیل: جمعیت اہلحدیث سندھ صدر جنرل محمد صیاد الحق سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ جلد از جلد مکمل اسلامی احکامات کو یوری قوت سے نافذ کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے اور اس کے بعد انتخابات اسلام کی روشنی میں کو لائے جائیں۔

۱۔ بہت معقول تجویز ہے۔ اسلام کی مکمل کارفرمائی کے بغیر مغربی جمہوری انتخابات ہی ہو سکتے ہیں جو الحاد اور بے راہ روی کو فروغ دیں گے۔ اسلامی چناؤ اسی صورت ممکن ہے کہ سماجی طریقوں کے بالمقابل رسول اللہ کی بنیاد پر اخلافت علی منہاج النبوة کے صحیح اصولوں پر الیکشن یا سلیکشن ہو۔ اسلام کی اپنی بنیادیں ہیں وہ جمہوریت یا اشتراکیت کے طریقوں سے قائم رہتا ہے نہ اپنے ڈھانچوں میں انہیں بحالہ قبول کر سکتا ہے۔

**اقامتِ صلوٰۃ:** اقامت نماز کیلئے صرف اعلانِ اپیل یا ترغیب ہی کافی نہیں بلکہ اس کو قانونی شکل دی جائے اور عمداً ترکِ صلوٰۃ پر سزا مقرر کی جائے۔ اسلامی روایات کے مطابق نماز کے اوقات میں صدقہ محترم خود اقامت کا فرض انجام دیں اور اسی طرح صورتِ گورنرو دیگر افسران کو اقامت کے فرائض کی ادائیگی کا پابند کریں۔

آخر میں صدقہ محترم صیاد الخلیق کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری جماعت اہم حدیثِ سندھ اسلامی قوانین کے نفاذ اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے آپ سے تعاون کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے عملی نفاذ میں ہم سب کو متحد و متفق رکھے اور خلوص میں اضافہ فرمائے ہوئے ہماری مدد فرمائے۔ آمین۔

جس کی صحیح صورت یہ ہے کہ شریعت کی عملداری کی شکل میں عبادات اور معاملات کے جملہ احکام اللہ تعالیٰ کے نافذ کردہ سمجھ کر اپنائے جائیں۔ حکومت کا کام صرف حدود اللہ کی حفاظت ہے۔ اس لئے وہ سزا دینے کی اسلام میں ریاست کا کام نافذ کرنا نہیں۔ نافذ تو اللہ کرتا ہے۔ مسلمان نماز، نکاح، وراثت وغیرہ کو حکومت کے بغیر بھی انجام دیتا ہے۔ حکومت کا کام ہے عمل کرانا اور خود بھی عمل پیرا ہونا۔

اسرار احمد سہادی

## ”اید بہار“

کیا آمد بہار ہے غم خوار کچھ نہ پوچھ  
کس اونچ پر ہے طالعِ بیدار کچھ نہ پوچھ  
گیلے دیں نوید بہاراں ہے ان دنوں  
تاریکیِ صنمیر مقدر مٹتی قوم کا  
اسلام اپنے دل کی مرادوں کی تھی بہار  
بادِ خدا ہے ہر دل میں اروتن ان دنوں  
کاشن میں میں بہار کے آثار کچھ نہ پوچھ  
مشرق ہے آج مطلعِ انوار کچھ نہ پوچھ  
دامانِ گل فروش ہے ہر خار کچھ نہ پوچھ  
ہر دل سے مصدرِ انوار کچھ نہ پوچھ  
اب آمد بہار کے آثار کچھ نہ پوچھ  
تسلیجِ خواں ہے ہر درد دیوار کچھ نہ پوچھ  
خیر محض کی گرمیِ بازار کچھ نہ پوچھ

تاریکیوں کو مغرب کی تہذیب کی شکست

مشرق نے دی ہے کس طرح اسرار کچھ نہ پوچھ